رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

بدر

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸۔

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۳۵ء | نمبر (۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں!

(۱) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو زکام اور گلے میں درد کی شکایت ہے احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) ۴ر جنوری ۳۵ء کو مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل تبلیغ اسلام کے لئے فلسطین روانہ ہوئے۔ جہاں پہنچکر وہ اخویم ابو العطاء اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو فارغ کر کے واپس قادیان کرینگے۔ اسٹیشن پر سلیم صاحب کو الوداع کہنے کیلئے احباب کا کثیر ہجوم موجود تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بھی بذات خود تشریف فرما تھے۔ حضور نے مولوی صاحب کو معانقہ کی عزت بخشی اور پھر لمبی دعا فرمائی۔ اور گاڑی اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ روانہ ہوگئی۔ خدا تعالیٰ ہمارے اس مجاہد کو بخیریت تمام منزل مقصود پر پہنچائے اور ہر جگہ اون کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(۳) مخدوم محترم حضرت نواب محمد علی خانصاحب امسال جلسہ سالانہ پر معہ بیگم صاحبہ تشریف لائے۔ اور ابھی تک قادیان میں رونق افروز ہیں۔ قبلہ موصوف کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

اہل شعور زیر اثر قادیان کے ہیں

اللہ! کیا وسیع اثر قادیان کے ہیں!
اے تیری شان، دیں کا مرکز بنا دیا
دنیائے فہم پر ہے عیاں اس کا مرتبہ
ظاہر ہے اس کی شان کسوف و خسوف سے
اللہ رے عروج کہ حیران ہیں عدو
تانتا لگا ہوا ہے چلی آ رہی ہے خلق
جڑ اِن کی ہند میں ہے تو شاخیں ہیں چین میں
ہر حال میں ہے نصرتِ حق جن کے ساتھ ساتھ
سارا جہاں بند کرے باب التفات
دنیا میں جن کی گونج نے ڈالا ہے زلزلہ
پہنچی ہیں تا بہ عرش دعاہائے نیم شب!

خادم نجوم و شمس و قمر قادیان کے ہیں
چرچے جہاں میں شام و سحر قادیان کے ہیں
اصل شعور زیر اثر قادیان کے ہیں
یعنی گواہ شمس و قمر قادیان کے ہیں
ذرّے بھی رشکِ لعل و گہر قادیان کے ہیں
در پیش اِک جہاں کو سفر قادیان کے ہیں
حیرت میں ہے ظفر وہ شجر قادیان کے ہیں
وہ نیک دِل وہ نیک نظر قادیان کے ہیں
کچھ غم نہیں کھلے ہوئے در قادیان کے ہیں
وہ کون ہیں وہ شیر ببر قادیان کے ہیں
نہ آسمان سے تیرا اُدھر قادیان کے ہیں

دِن رات جن پہ بارشِ انوار ہے سلیم
معلوم یہ ہوا کہ وہ گھر قادیان کے ہیں

(خاکسار سید محمد میاں احمدی سلیم شاہجہان پوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فاروق ط

جلد ۲۰ ؛ قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجنوری ۱۹۳۶ء ؛ نمبر ۳۵

مُسلمانوں کی تباہی کے لئے احرار کے کارہائے نمایاں

(۱)

لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ط

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں پر مختلف قسم کے حالات آیا کرتے ہیں۔ کبھی تو ایک قوم اوجِ فلک پر درخشندہ نظر آتی ہے اس کے افراد خیر و برکت۔ عزّ و شرف۔ دیانت و علم کے منبع اور ہدایت و رشد کے سرچشمہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان پر ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ ان میں دیانت نظر آتی ہے نہ امانت۔ ہدایت کی جگہ ضلالت۔ نور کی جگہ ظلمت۔ خوبی کی بجائے شرارت کا مجسمہ بن کر خلق خدا کی زندگیوں کو حرام کر دیتے ہیں۔ اور ایسا طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیتے ہیں کہ شیطان بھی ان سے پناہ مانگتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس یعنے ہم دنیا کے لوگوں کو مختلف حالات سے گزارا کرتے ہیں ؛

مَیں نہایت افسوس کرتا ہوں۔ کہ امتِ محمدیہ پر بھی دونوں قسم کا زمانہ آگیا ہے۔ یہ امتِ مرحومہ ایک دن نہایت اعلیٰ اخلاق و عادات کی مالک اور دنیا کی سردار قوم تھی۔ مگر وائے قسمت کہ آج اس قوم میں ہر وہ رنگ پیدا ہوگیا۔ جو بنی اسرائیل میں عروج کے بعد حالتِ تنزل میں پیدا ہو گیا تھا۔ اسی امتِ مرحومہ کے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس۔ کہ اے مسلمانو! آج تک جتنی قومیں تم سے پیشتر دنیا میں پیدا کی گئی ہیں۔ تم ان سب سے افضل ترین ہو۔ تم دنیا کے استاد اور جہان کے رہنما ہوگے۔ مگر اس افضلیت اور برتری کیساتھ تحدیدی طور پر فرمایا تھا۔ کہ ان تتولّوا یستبدل قومًا غیرکم۔ اے مسلمانو! اگر تم نے عہد شکنی کی اور میرے احکامات کی خلاف ورزی کی تو تم کو بھی رد کر دیا جائے گا۔ اور تمہاری جگہ ایک دوسری قوم کھڑی کر دی جائے گی۔ جو تمہاری طرح عہد شکن اور خائن نہ ہوگی۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی متنبہ فرمایا تھا۔ لتتبعنّ سنن من قبلکم الخ کہ مسلمان کہلانے والے لوگ بھی ایک نہ ایک دن اپنی تمام لیاقتیں اور خوبیاں ترک کر کے انہی بد خصائل اور بد کرداریوں میں مبتلاء ہو جائیں گے۔ جو یہود میں پیدا ہو گئی تھیں۔ وا اسفا! کہ حذا کے نوشتے پورے ہوئے۔ اور وہی مسلمان جو ایک دن سورج کی طرح چمکتے تھے۔ اور زمین پر شاہانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جو خدا کے برگزیدہ اور دنیا کے رہبر تھے۔ جو دیانت اور تقویٰ شعاری میں ضرب المثل بنے ہوئے تھے۔ آج ظلمت کی گہرائیوں میں پڑے دوسری اقوام کے در دولت پر چار چار پیسہ کی ملازمت کے لئے دھکّے کھاتے پھرتے ہیں۔ آہ! جو قوم خدا کے آستانہ کی دربان تھی۔ اور دنیا کی عصمت کی سپر تھی۔ آج اس قوم کے افراد شیطان کا مظہر اور چکلوں اور شرابخانوں کی دربانی کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ جس قوم کے علم و عرفان عقل و فہم کی نقل دنیا کی سب قومیں کرتی تھیں۔ آج وہ قوم اپنا سب کچھ ضائع کر کے دوسروں کے اشاروں پر ناچتی اور جس در سے ٹکر ٹال جاتا ہے۔ اس کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کا علم جہالت سے بدل چکا۔ ان کے لیڈر محض اُمّی بن گئے۔ اور لوگوں کو رنگا رنگ کے فتوے دینے شروع کر دیئے۔ قتل و غارت کے محشر نما نمونے کئی ایک مقامات پر ان بدبخت علماء سُوء کے فتوؤں سے رونما ہو گئے۔ پہلی تباہ شدہ قوم یہود کہلائی جو نام کے لحاظ سے تو اچھی مگر کام کے لحاظ سے گندی تھی۔ اور اس قوم کے نام نہاد مسلم لیڈروں نے اپنے لئے اور اپنے متبعین کے لئے احرار نام تجویز کیا جو معناً تو اچھا ہے۔ مگر اس گروہ کے اقوال اور افعال ننگِ اسلام ہیں۔ فتعسًا لھا قبلت قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے!

چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہی تاریک و تار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح
جل گیا ہے باغ تقویٰ دین کی ہے اب اک مزار

احرار کی ابتدا یا پہلی شکل

اب میں مختصراً بتانا چاہتا ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ کا تباہ شدہ گروہ جس نے اپنا نام احرار رکھا۔ یہ کس قماش کے انسان ہیں۔ اور ان کی مسلم کشی بالیسی کب سے شروع ہوئی ہے یہ لوگ کس کس رنگ میں رنگین ہوتے ہوئے اس مقام تک پہنچے اور کس طرح عقل و دانش سے عاری ہو کر دوسروں کے اشارہ پر ناچ کر قوم کے لئے تباہی اور بربادی کا باعث بنے؟

پہلی جہالت

احراریوں کا پہلا نام کانگریسی!

میں بتا چکا ہوں۔ کہ قوموں میں تغیرات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایک قوم ایک وقت میں دنیا کی بادشاہ و حاکم ہوتی ہے اور دوسرے وقت میں وہی قوم دوسری اقوام کی محکوم اور کسی کی رعایا ہوتی ہے۔ ہندو قوم پر بھی ایک وقت جوبن کا تھا۔ آخر ان کا عروج بھی تنزل کی صورت پکڑ کر ان کو حالتِ حکومت سے حالتِ محکومی تک لے آیا۔ انہوں نے کئی بار اپنے گم گشتہ جاہ و جلال کو حاصل کرنے کے لئے پوری کوششیں کیں۔ مگر ہمیشہ بے سود اور تشنۂ تکمیل رہیں۔ آخر بیسویں صدی میں پھر ان کو اپنے جاہ و جلال اور مٹی ہوئی حکومت کا خیال پیدا ہوا۔ اور اس تحریک کے ہیڈ مسٹر گاندھی بنے۔ ان کے زمانہ میں ان کی خوش قسمتی سے ان کو اچھے آلہ کار مل گئے۔ قطع نظر ہندوؤں اور سکھوں کے ان کے زمانہ میں دولتِ عثمانیہ کی تباہی اور خلافت ترکی کے مسئلہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر ایک ہیجان پایا جاتا تھا۔ اور پھر غربت اور افلاس نے بڑی طرح ان پر اپنا تسلط جمایا ہوا تھا۔ اس لئے مسٹر گاندھی نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور ان کے جذبات کو بھڑکا کر فوراً گورنمنٹ کے خلاف عدم تعاون کی تحریک کر دی۔ جس کا خلاصہ بقول مولوی فضل حق صاحب ان الفاظ میں شائع ہوا۔

"یہ سکیم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ خطابات چھوڑ دو۔ سرکاری ملازمتیں چھوڑ دو۔ کونسلوں کا بائیکاٹ کر دو۔ سرکاری سکول اور کالج چھوڑ دو۔ وغیرہ وغیرہ" (منقول از اخبار الفضل ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء)

اس تحریک کے ذریعہ وہ مسلمانوں کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بندے ماترم ۱۰ر جون ۱۹۲۰ء میں لالہ لاجپت رائے صاحب کا اعلان چھپتا ہے۔ کہ "مسلمانوں کو اس مسئلہ (عدم تعاون) میں پہل کرنی چاہیئے۔ اور وہ بلا خوف و خطر آگے بڑھیں۔ تاکہ ہندو بھی اخلاقاً ان کی شرکت پر مجبور ہوں۔ اور ترک اتحاد میں مسلمانوں کا ساتھ دیں۔"

حالانکہ لالہ صاحب خوب جانتے تھے۔ کہ یہ تحریک نہایت خطرناک اور تباہ کن ہے۔ چنانچہ لالہ صاحب فرماتے ہیں۔

"میں ایمانداری کے ساتھ یقین کرتا ہوں۔ کہ اسکولوں سے طلباء کا نکالنا اور وکلاء کا وکالت ترک کرنا وغیرہ ملک کے مفاد کے خلاف ہے۔" (بندے ماترم ۱۰ر جون)

تعجب ہے کہ عدم تعاون کی تحریک کرنے والے تو اس تحریک کو ملک کے مفاد کے خلاف ظاہر کرتے ہیں۔ پر مسلمانوں کو تباہ کرنے والے مسلمان لیڈر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے یہ اعلان کرتے ہی رہے۔ کہ "مسلم لیگ نے اپنے ۸ر ستمبر کے اجلاس میں مسٹر گاندھی کی مجوزہ تحریک عدم تعاون منظور کر لی۔ اور اس کے ساتھ یہ اضافہ کیا۔ کہ ہر وہ مسلمان جو عدم تعاون پر عملی پیرا نہ ہوگا۔ مسلمان برادری سے خارج کر دیا جائے گا۔" (بحوالہ الفضل ۱۳ر ستمبر ۲۰ء)

اس اعلان اور اسی قسم کے دوسرے اعلانوں نے ہندوؤں کے حوصلے بڑھا دیئے اور انہوں نے محبوبانہ انداز اور بہت عمدہ الفاظ میں اعلان کیا۔ "جب تک ہمارے مسلمان بھائی عدم تعاون کے مسئلہ کو عمل کی کسوٹی پر پرکھ کر کوئی مثال قائم نہ کریں گے۔ ہندوؤں سے پیش قدمی کی امید رکھنا عبث ہے۔"

(بندے ماترم ۱۰ر جون ۱۹۲۰ء)

چنانچہ مسلمانوں نے نہایت جوش و خروش سے اس تحریک کا خیر مقدم کیا۔ اور ہندوؤں کے آلہ کار بن کر عدم تعاون کی تحریک کو کامیاب بنانے کی خاطر ہر ممکن قربانی کر ڈالی۔ اور اپنی محسن اور خیر خواہ گورنمنٹ کو اپنا دشمن بنا لیا۔ یہ سب سے پہلی غلطی تھی جو مسلمان لیڈروں سے ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ہندوؤں کو دو عظیم الشان فائدے حاصل ہوئے۔ (۱) گورنمنٹ کے خلاف ہندو مسلم اتحاد ہو کر ان کی طاقت بڑھ گئی۔ اور (۲) مسلمانوں کے کمزور پہلوان پر نمایاں ہو گئے جن سے وہ آج تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

احراریوں کا دوسرا نام خلافتی

اور

مسلمان لیڈروں کی دوسری غلطی۔ علمی نقصان

مسلمان راہنماؤں سے دوسری غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے مسٹر گاندھی کی تحریک پر علیگڈھ یونیورسٹی کو برباد کر دیا۔ اس سے طلباء کی زندگیاں برباد ہو گئیں۔ اور پھر اس یونیورسٹی کا اثر اسلامیہ کالج لاہور اور دیگر مسلمان درسگاہوں پر بھی کافی پڑا۔ مگر یہی مسٹر گاندھی جب ہندو بنارس یونیورسٹی میں اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک کو لے کر پہنچے۔ تو مدن موہن مالویہ نے صاف اور کھلے الفاظ میں ان کی تحریک کی مخالفت کی اور اپنی علمی درسگاہ کو تباہی اور بربادی سے محفوظ کر لیا۔ مگر مسلمانوں کے لیڈر پھر بھی یہی فتویٰ دیتے رہے۔ کہ گورنمنٹ سے تعاون کرنا گناہ ہے ان کی ملازمتیں حرام اور نوکریاں کفر ہیں۔ ان فتووں کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں یہ نکلا۔ کہ کئی ایک وکلاء نے وکالتیں چھوڑ دیں۔ اور کئی ایک کلرکوں نے استعفاء دیدیا۔ اور کئی ایک دیگر ملازمین اپنی ملازمتوں سے دست بردار ہو کر آجتک افلاس اور بے روزگاری کے صدمات برداشت کر رہے ہیں۔ مگر عدم تعاون کی تحریک کے محرک ہندوؤں کا یہ شیوہ تھا۔ کہ جب بھی کوئی مسلمان استعفاء دیتا۔ کوئی نہ کوئی ہندو اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا۔ چنانچہ زمیندار ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء میں اس بات کا کھلے الفاظ میں اعلان ہوتا ہے۔ کہ جب سب لوگ پکار رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان ایک ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہندو بھائی قطع تعلق نہیں کرتے۔ اور یہاں تک ہو رہا ہے۔ کہ ایک مسلمان استعفاء دیتا ہے۔ تو دوسرا ہندو بھائی نوکری کے واسطے تیار کھڑا ہے۔

اس تباہی اور بربادی کی تمام تر ذمہ واری ان مسلمان لیڈروں پر ہی عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنی قوم کا نفع نقصان نہ سمجھا۔ اور ہندوؤں کی انگیخت پر ان کے آلہ کار بنے اور یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھٰذا من عند اللہ کی آیت کریمہ کے مصداق بن کر اپنی جہالت سے بعض فتوے تیار کرتے تھے۔ اور پھر ان کو قرآن کا حکم قرار دیدیتے تھے مگر عوام الناس ان کو ربانی علماء سمجھ کر اندھا دھند ان کے فتووں کی تعمیل میں اپنی جان و مالی کا نقصان کر لیتے تھے۔ اس طرح ان کے فتووں سے مسلمان تو کمزور اور مفلس ہوتے گئے۔ مگر ان کے لیڈر چونکہ ہندوؤں کے کارندے تھے۔ اس لئے ہندو حرام حلال کے پیسہ سے ان کا منہ بھر دیتے تھے۔

فنعم ما قیل ؎

ہائے مارِ آستیں وہ بن گئے دیں کے لئے
وہ تو فربہ ہو گئے پر دیں ہوا زار و نزار

احراری مسلم لیڈروں کی تیسری ٹھوکر اور

مسلمانوں کی خطرناک تباہی اور بربادی

اگر مسلمانوں کے دِن اچھے ہوتے تو ممکن تھا۔ کہ گزشتہ واقعات سے سبق حاصل کرتے اور اپنے تباہ کرنے والے نام نہاد مسلم لیڈروں اور اپنے بے وقوف بنا دینے والے فتوے دینے والے علماء سے برگشتہ ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ ان کی بدقسمتی نے ان کے لئے ایک اور بربادی کا سامان بغاوت مالابار کے رنگ میں مہیا کر دیا۔ مالابار میں بھی وہی ہندو مسلم اتحاد کی ظاہری رَو چلائی گئی۔ اسی طرح عدم تعاون کے فتوے علماء کی طرف سے شائع کئے گئے۔ دوسروں کو کافر قرار دے کر ان کے مال و اسباب لُوٹنے کو جائز قرار دیا گیا۔ آخر قوم کے جذبات بھڑک اُٹھے۔ اور اس نے کردنی و ناکردنی افعال شروع کر دیئے۔ آخر گورنمنٹ کو اس رَو کے دبانے کی ضرورت پیش آئی۔ تو مسلمان لیڈروں اور جُہال علماء نے جہاد کے فتوے دیدیئے۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ آخر حکومت سے جنگ ہوئی۔ اور نتیجہ وہی ہوا۔ جو ایسے حالات میں ہُوا کرتا ہے۔ ہزارہا جانوں کا نقصان ہُوا۔ گاؤں کے گاؤں جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیئے گئے۔ بے شمار بچے یتیم اور ہزارہا عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ حتّٰی کہ وہ لرزہ بر اندام کرنے والا اور دنیا کی تاریخ اور انسانوں کے قلوب سے نہ ٹلنے والا واقعہ دیکھنا پڑا۔ جس کی مختصراً یہ کیفیت ہے۔ کہ ستر آدمیوں کو ریل کے ایک چھوٹے سے ڈبہ میں بند کر کے چھوڑ دیا گیا۔ جس سے وُہ بچارے گرمی۔ بھوک اور پیاس کے مارے وہیں سسک سسک کر جاہل اور سفلہ طبع کمینے اور نام کے علماء کے اعمال نامہ میں دمعاف ہو سکنے والے ظلم کا نشان لگا کر جان دیدیتے ہیں۔ اور پھر جو لوگ فوج کی بے پناہ گولیوں اور نیزوں کی نوکوں اور تلوار کی تیز اور بربادی افگن دھاروں سے بچے ان کو جلاوطن کر کے انڈمان بھیجدیا گیا۔ اور اس سے ایک طرف تو یہ فرمان پورا ہوا ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور جدال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا

اور دوسری طرف خدا کا یہ فرمان پورا ہوا۔ کہ

اِنَّ الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃً ؕ

یعنے بادشاہ جب کسی گاؤں پر چڑھائی کرتے ہیں۔ تو بہت خرابی کا موجب ہوتا ہے اور کئی ایک معززین کی ذلت و خواری کا موجب ہوتا ہے۔

غرض مالابار کے مسلمانوں کی جان و مال۔ وطن کی تباہی اور بربادی کا سہرا بھی ان مسلمانوں کے سر ہے جو ہندوؤں کے آلہ کار بنکر پہلے کانگریسی بنے۔ خلافتی بنے عدم تعاون کی تحریک کے مفتی بنے۔ اسلامی درسگاہوں کی تباہی کے ہیرو بنے اور مسلمانوں کی نوکریاں اور ملازمتیں چھڑانے کے بڑے بڑے فتوے شائع کئے ؎ (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن

اہلحدیث میں گدھا

چند دن ہوئے کہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ نومبر ۳۵ء میں ایک مضمون "اخبار الفضل سے ایک سوال" کی سُرخی کے ماتحت میری نظر سے گذرا۔ جس میں ثناء اللہ نے اپنی تمام بدزبانی اور گالی گلوچ کو جو وہ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کر چکا ہے تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ان سب الفاظ کی بابت سوال کرنیکی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ معمولی الفاظ ہیں"۔ مثلاً اس نے حضرت صاحب کی شان میں خاکش بدہن لکھا کہ دجال اکبر۔ خناس۔ ابلہ فریب۔ بے ایمان۔ دوزخی۔ ملحد۔ مسیلمہ ثانی۔ فرعون ثانی۔ غماز فی النار۔ کافر۔ کاہن روسیاہی وغیرہ یہ سب کے سب الفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر اہلحدیث۔ ریٹائرڈ سردار فرقہ وہابیاں جیسی بزرگ ترین ہستی شریف کے نزدیک معمولی ہیں۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ کے ایجاد بندہ اصول کے ماتحت زانی۔ چور بھی ایک قسم کا متقی ہوتا ہے۔ پس اتنے بڑے بھلے مانس کی لعنت میں تو متذکرۃ الصدر دشنام دہی اور سب وشتم اور بکواس معمولی درجہ رکھتی ہیں۔ مثلاً ثناء اللہ یا اس کے کسی بڑے چھوٹے نجدی کو ثناء اللہ کے متذکرہ بالا معمولی الفاظ سے یاد کیا جاوے۔ کہ ثناء اللہ ملحد ہے۔ خناس ہے۔ بے ایمان اور دوزخی ہے۔ روسیاہ ہے۔ دجال اکبر ہے۔ فرعون اور مسیلمہ ثانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو یہ معمولی الفاظ ہیں۔ اس پر اتنے چیں بجبیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک خاص لفظ کے متعلق ثناء اللہ کو حافظہ بنا شد کے ماتحت نہایت حیرت ہوئی ہے وہ لفظ "گدھا علیہ السلام ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے "ہاں صرف ایک لفظ غیر معمولی اور بہت ظرافت آمیز ہے۔ گو اصولاً اس کا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے۔ تاہم اس کی تلاش ہے۔ کہ ہم نے مرزا صاحب کو گدھا علیہ السلام کب اور کہاں کہا ہے۔ حوالہ کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بے ثبوت بات کو گدھا پن کہنے پر مجبور ہوں"۔ (اہلحدیث صہ ۵)

سچ ہے ؎

مر جانیکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے
سبھوں سے پوچھتا ہے کسنے اسکو مار ڈالا ہے

اس ذاتِ شریف کو اپنی مغلظات بھری لغات بھی بھول گئی ہے۔ کیوں نہ ہو ستر سے بہتر ے جو ٹھیرے۔ قطع نظر اس کے کہ ثناء اللہ نے گدھا علیہ السلام کا جملہ مفہوماً یا لفظاً یا معناً حضرت مرزا صاحب کے حق میں استعمال فرمایا اور اپنے ہم نواؤں کی آنکھوں میں خاک دھول ڈالکر تھوڑی دیر کے لئے واہ واہ لے لی۔ خود "علیہ السلام" جیسے پاکیزہ جملہ کو جو عام طور پر انبیاء علیہم السلام سے مخصوص قرار پا چکا ہے۔ ایک جانور اور جانور بھی وہ جو بلحاظ اپنی خصوصی اوصاف اور حرکات کے قرآن وحدیث اور دنیاوی اصطلاح میں رسوائے عالم ہے۔ اس کے ساتھ استعمال کرنا گویا کل انبیاء علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کرنا ہے۔ اس پر ڈھٹائی اور بے حیائی یہ کہ اپنی جدت طبع کی داد دیتے ہوئے اس جملہ کو غیر معمولی اور ظرافت آمیز قرار دے رہا ہے۔ تف ہے ایسی مضمون نویسی پر اور لعنت ہے ایسی مذہبی وکالت پر۔ جس کے ذریعہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین ظاہر ہو۔

اب ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کا حوالہ بتایا جائے۔ اگر حوالہ مل بھی گیا۔ اور ہم نے بتا بھی دیا۔ تو اس کا نتیجہ اور فائدہ کیا۔ کیا وہ اپنی بیہودہ سرائی پر ہزار بار لعنت کرنے کے لئے طیار ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ لفظاً اگر یہ حوالہ نہ بھی مل سکے۔ مفہوماً ہی کہیں مل جائے۔ تو بھی نہایت ذلیل حرکت ہے۔ خصوصاً ایک مولوی فاضل مفسر قرآن اور مذہبی وکیل کے لئے جو ایک طرف تمام انبیاء علیہم السلام کو ماننے کا دعوے کرتا ہے اور دوسری طرف ایسی رذیل تذلیل کا مرتکب ہوتا ہے۔ پس جب تک ثناء اللہ کم از کم اس امر کا اعلان واضح طور پر نہ کر دے۔ کہ مطلوبہ حوالہ ثابت ہونے پر ثناء اللہ اپنے گدھا پن کا اقرار بذریعہ اخبار شائع کر دیگا۔ تب تک ہم بھی ایک بے نتیجہ اور بے سود کوشش میں تضیع اوقات کرنے کے لئے طیار نہیں۔ اور اگر ثناء اللہ اپنے گدھے پن کا اقرار کرنے میں کسر شان سمجھتے ہیں۔ تو پھر ایک خاص رقم کا بطور انعام اعلان کر دے۔ اور اس کے لئے بے شک اپنی مسلمہ شرائط لدھیانہ کے ماتحت ہی تصفیہ منظور کرے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ انعام کے حصول اور عدم حصول سے ہی پبلک اہلحدیث گدھے کے گدھے پن سے آگاہ ہو جائے گی۔

(دیرینہ نیازمند۔ فخر الدین ملتانی)

امرتسری رنڈ!

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری پیر جماعت علی شاہ صاحب کی امارت سے سخت کہسیانہ ہو رہا ہے اور ہر ہفتہ ان کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مضامین شائع کرتا ہے۔ اس سلسلہ مضامین کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵ میں جو اہلحدیث مورخہ ۲۷ر دسمبر ۳۵ء میں طبع ہوا ہے۔ امرتسری رند نے ایک رندانہ غلط بیانی کی ہے۔ جس کو ہم ناظرین فاروق کے لئے اس کے ہی الفاظ میں نقل کر کے کچھ عرض کرتے ہیں۔ مولانا امرتسری فرماتے ہیں۔ کہ "پیر صاحب ہم سے خفا ہیں۔ وجہ خفگی یہ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ ہمیں گالیاں دیتا ہے" اس الزام کا امرتسری فاضل بے بدل یہ جواب دیتا ہے کہ

(۱) ہم تو کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی گالی نہیں دیتے۔

(۲) کیونکہ بحکم حدیث گالی دینا فسق اور علامت نفاق جانتے ہیں۔" (اہلحدیث صـ۳)

اب ہمارے سامنے منقولہ بالا وہ دو فقرے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اوّل یہ کہ ثناء اللہ کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی گالی نہیں دیتا۔ دوم۔ اسلئے نہیں دیتا کہ بروئے حدیث گالی دینے والا فاسق اور منافق کہلاتا ہے۔

بہت خوب! اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ثناء اللہ گالیاں دیا کرتا ہے۔ تو نتیجہ یہ پیدا ہوگا۔ کہ ثناء اللہ بروئے حدیث فاسق اور منافق ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی گالیاں

لیجئے ہم امرتسری پارسا کی چند گالیاں ذیل میں نقل کر کے جناب والا سے ہی دریافت کرتے ہیں۔ کہ آیا یہ گالیاں ہیں یا کسی حدیث کا خلاصہ بزبان امرتسری پارسا ہے۔ میں سینکڑوں میں سے صرف بیس گالیاں پیش کرتا ہوں۔ جو امرتسری رند کی درندگی کا ادنیٰ نمونہ ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

(۱) قادیانی کی روسیاہی (۲) نافرجام (۳) بد۔ (۴) منحوس (۵) غدار (۶) بے ایمان (۷) دوزخی (۸) غماز (۹) گیدڑ (۱۰) بدکار (۱۱) شریر۔ (۱۲) بے ہودہ گو (۱۳) حمار (۱۴) بڑا بے حیا۔ (۱۵) بڑا فریبی (۱۶) بڑا مکار (۱۷) بڈھا خبطی (۱۸) دجال اکبر (۱۹) بڑا جھوٹا (۲۰) شیطان وغیرہ۔

اب امرتسری اہلحدیث فرمائیے۔ کہ مندرجہ صدر جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ یہ کھلم کھلا دشنام دہی ہے یا نہیں؟ بصورت تسلیم حدیث کا اس شخص کے متعلق جس کی طرف سے یہ گل فشانی ہوئی ہے۔ کیا فتویٰ ہے؟ آیا وہ فاسق ہے یا منافق یا دونوں کا مجموعہ؟ اور اگر ان الفاظ کے گالیاں ہونے سے انکار ہو تو ہم ایڈیٹر اہلحدیث کی شہادت سے ثابت کر دینگے۔ کہ یہ گالیاں ہیں نہ کہ روایت حدیث۔

غیر احمدی مشن

حضرت مسیح موعودؑ پر ایک اعتراض کا جواب

اعتراض حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ پر یا عیسٰی اِنّی متوفیک میں متوفی کے معنی پوری نعمت دینا اور صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اسی آیت کا ترجمہ کامل اجر بخشوں گا لکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ توفی کے معنی موت یا قبض روح کے نہیں ہیں۔ پس آیت فلمّا توفّیتنی اور انی متوفیک میں بھی حسب اقرار مرزا صاحب موت کے معنے نہیں ہوتے۔ ورنہ مرزا صاحب پر غلطی کا الزام ہوگا۔ جو کہ ان کے دعویٰ نبوت وغیرہ کے منافی ہے۔ اور یہ قول مرزا صاحب کا مریدین مرزا صاحب پر حجت قوی ہے کیونکہ وہ ان کے عقیدہ میں مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ امام زمان۔ ملہم رحمان۔ معصوم۔ مامور من اللہ وغیرہ ہیں۔

فاما الجواب اس سوال میں کئی اعتراض مختلط کر کے بیان کئے ہیں۔ اوّل ہم ہر ایک اعتراض کو تفہیم عوام کے لئے جداگانہ بیان کرتے ہیں۔ بعد ازاں ہر ایک کا جواب علیحدہ علیحدہ عرض کرینگے۔

اوّل یہ اعتراض ہے۔ کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں آیت انی متوفیک کے معنی دو جگہ **پوری نعمت دینا** اور **کامل اجر بخشنا** لکھے ہیں۔ لہٰذا باقرار مرزا صاحب ہی ثابت ہو گیا۔ کہ توفی کے معنے موت یا قبض روح کے نہیں۔

دوم۔ اب اگر آیت مذکورہ کے مرزا صاحب نے برخلاف اپنے اس اقرار کے قبض روح یا موت معنی بیان کئے ہیں۔ تو ان پر یہ الزام عائد ہوگا۔ کہ توفی کے حقیقی معنوں سے بھی وہ بے خبر تھے۔ اور یہ امر دعوی المسیحیت۔ مہدویت۔ ماموریت۔ ملہمیت کیخلاف ہے۔

سوم۔ مریدین مرزا صاحب چونکہ ان کو مسیح اور نبی اور مہدی وغیرہ مانتے ہیں۔ اس لئے یہ اقرار قولی مرزا صاحب کا ان پر حجت قوی ہے۔ جس سے ان کو چارہ نہیں۔ بصورت انکار مرزا صاحب کے دعویٰ کا انکار لازم آوے گا۔ یہ تین امور اس اعتراض میں بیان کئے گئے ہیں۔

اس اعتراض میں تنقیح طلب امور یہ ہیں

الف۔ آیا براہین احمدیہ میں اس آیت انی متوفیک کے یہی دو معنے لکھے ہیں یا کوئی اور بھی؟

(ب) کیا یہ جملہ معانی لغت یا اصطلاح شرعی یا محاورہ عرب یا الہام سے لکھے ہیں۔ یا اپنے قیاس یا اجتہاد سے۔

(ج) کیا یہ معنی تحدی سے مدعیانہ لکھے ہیں۔ جس کے خلاف لکھنا کذب کی دلیل ہے؟

(د) اگر اور بھی معنی لکھے ہیں۔ تو ان کو چھوڑ کر صرف ان دو معنوں سے الزام دینا صحیح ہوگا؟

(ھ) کیا قیاسی و اجتہادی و مرادی معنی جو لغت و محاورہ عرب کے بھی خلاف ہوں۔ اور جو نہ حتمی طور پر مدعیانہ لکھے گئے ہوں۔ بلکہ احتمالی ہوں۔ حجت ہو سکتے ہیں؟

(و) کیا اجتہادی غلطی مرزا صاحب کے دعویٰ کے منافی ہے۔ اور ایسی غلطی سے کوئی الزام حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب پر جہل وغیرہ کا عائد ہو سکتا ہے؟ اور پھر اس غلطی کے اعتراف سے مرزا صاحب مامور من اللہ نہیں رہتے؟

(نمبر) کیا مریدین حضرت اقدس پر ان معنوں کے انکار سے دعوئ مسیحیت حضور علیہ السلام کا انکار لازم آسکتا ہے؟

ان تنقیحات کے فیصلہ ہو جانے سے جملہ اعتراضات مندرجہ بالا کی تردید کامل طور پر ہو جائیگی اب ناظرین غور سے جوابات ذیل کا ملاحظہ فرمائیں۔

اوّل واضح ہو کہ مرزا صاحب علیہ السلام نے بے شک براہین احمدیہ میں اپنے الہام یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ کے معنے دو جگہ یہ تحریر فرمائے ہیں۔ کہ "میں اپنی نعمت پوری دوں گا۔ یا کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا۔" صفحہ ۵۱۹ و ۵۵۷۔ اس ترجمہ سے اول تو آیت انی متوفیک میں حجت پکڑنا غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر آیت قرآن شریف ہونے کی حیثیت سے حضرت مرزا صاحبؑ اس کا ترجمہ نہیں فرما رہے۔ بلکہ اُن کو بھی یہی الہام ہوا ہے۔ جو عیسٰے علیہ السلام کو ہوا تھا اور آپنے اپنے اس الہام کے یہ معنے حضورؑ نے اپنے اجتہاد سے فرمائے ہیں نہ کہ تفہیم الٰہی سے۔ جیسا کہ حضرت کے طرز بیان سے ہی ظاہر ہے۔ ورنہ ایک معنی دوسرے کی ضد یعنی کامل اجر بخشوں گا۔ یا نعمت پوری دوں گا۔ کے خلاف تیسرے معنے وفات دوں گا۔ جو ان کی ضد ہیں ایک ہی الہام کے نہ فرماتے۔ پس یہ اعتراض ہی بے جا ہے کہ مرزا صاحبؑ نے توفی کے معنے موت نہیں کئے۔ حضورؑ نے موت ہی اس کے معنے فرمائے ہیں۔

دوم۔ مرزا صاحب نے مدعیانہ یہ معنی نہیں لکھے۔ کہ توفی کے معنی لغتاً یا شرعاً کامل اجر دینے یا نعمت پوری دینے کے ہیں۔ اور آیت متنازعہ فیہ میں مدعیانہ تحدی کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ یہاں از روئے قرآن مجید و احادیث شریف و آثار صحابہ ولغت صحیحہ و محاورات عرب و اصطلاح شرع وغیرہ سوائے قبض روح کے دوسرے معنے ہو ہی نہیں سکتے۔ اسی بناء پر اشتہار انعامی ایک ہزار روپیہ کا ازالہ اوہام کی جلد دوم کے صفحہ ۹۱۸ پر درج ہے۔ کہ جو شخص حسب شرائط مندرجہ اشتہار توفی کے معنے سوائے قبض روح ثابت کر دے ایک ہزار روپیہ لے لے۔ مگر کسی عالم۔ درویش۔ فقیہ۔ مجتہد۔ محدث۔ مولوی۔ صوفی سے ثابت نہ ہو سکا۔ اِس لئے بھی ان معنوں سے جو براہین میں درج ہیں۔ الزام درست نہیں۔

سوم۔ تحریر معانی مندرجہ براہین کے وقت مرزا صاحب کو یہ علم نہ ہوا تھا۔ کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور عیسٰے ابن مریم فوت ہو گئے۔ اِس لئے وفات عیسٰے کا براہین میں ذکر نہیں۔ بلکہ حسب عقیدہ دیرینہ وعوام اہل اسلام مرزا صاحب نے بھی دوبارہ نزول ابن مریمؑ کا عقیدہ بغیر تحقیق وغیرہ کے درج کر دیا۔ اب جبکہ ان کو منجانب اللہ معلوم کرایا گیا۔ کہ تم ہی مسیح موعود ہو اور عیسٰے ابن مریم فوت ہو گئے۔ تو مرزا صاحبؑ نے اس عقیدہ تقلیدی کو چھوڑ دیا۔ اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ علی الاعلان کر دیا۔ اور بدلائل قاہرہ اپنے دعویٰ کا ثبوت قرآن و احادیث و آثار وغیرہ سے پیش کر کے ہر طرح کے نقلی و عقلی دلائل وفات مسیح کے قرآن و احادیث سے دکھلا دیئے۔ اِس لئے بھی براہین والے معانی سے کوئی الزام نہیں دیا جا سکتا۔

چہارم۔ خود حضرت اقدس نے اپنی اکثر تحریروں میں اس کا جواب تحریر فرما دیا ہے اور عقیدۂ نزول و حیات عیسٰے علیہ السلام سے اپنا رجوع حسب فرمان ایزدی فرما کر حجت تمام کر دی ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام جلد اوّل صفحہ ۱۹۷ و ایام الصلح اردو صفحہ ۱۴

پنجم۔ معانی مندرجہ براہین معہ عقیدہ نزول مسیحؑ قول قدیم مرزا صاحبؑ کا ہے۔ جس پر کوئی بیّنہ اور نصوص و دلائل نہیں بیان کئے۔ اور باقرار خود مندرجہ ازالہ صفحہ ۱۹۷ و ایام الصلح اردو صفحہ ۱۴ کھول کر فرما دیا ہے کہ وہ بیان غلطی سے حسب عقیدہ مشہور ظاہری اعتقاد کے تا انکشاف اصل حقیقت ولاعلمی بیان کر دیا تھا۔ اور بہ معنی توفی کے قبض روح و موت قول جدید ہے۔ جو بعد انکشاف اصلیت و الہام ربانی و نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ و لغات و محاورات عرب مدعیانہ تحدی سے قول قدیم سے رجوع کر کے فرمایا ہے۔ اور قول جدید قاضی ہوتا ہے قول قدیم پر۔ دیکھو کتب فقہ و اقوال مجتہدین امت کو کہ جب اصل اور صحیح مسئلہ معلوم ہو گیا۔ اور اپنے قول قدیم سے جو قیاسی اجتہادی یا رواجی تھا رجوع کر کے قول جدید بیان کیا اور وہی قابل استدلال مانا جاتا ہے نہ کہ اُنکا قول قدیم۔

(باقی آئندہ)

امراض دندان کا مشہور و معروف

پائیرس دواخانہ

جو دوست میٹھے۔ ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کر کے صرف مُنہ کے اندر کے حصہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں وہ میری دوائیاں منگوانے کی تکلیف نہ فرماویں۔ میری تین قسم کی دوائیاں جن کو بار بار کُشتہ کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور انکی جڑھوں کو حاصل کیا ہے اِن ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون مسوڑوں کی پیپ۔ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو ذائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑوں کے اندر تک ہوتا ہے جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہکر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں

پائیرس لوشن۔ پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم۔

ان کی اجناسی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اُٹھا سکے۔ صرف عجہ ملنے کا پتہ۔ فقیر احمد خان احمدی ماہر امراض دندان (پائیرس دواخانہ) بمقام جھاوریاں ضلع راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض احباب کی خواہش پر فاروق کی رعایتی کتب کے اعلان کی میعاد میں توسیع

۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء تک

محصول ڈاک بذمہ خریدار

محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تبلیغ رسالت جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ معرکۃ الآراء اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضورؑ نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کے لئے ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کر کے اتمام حجت کی۔ یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت		
التشریح الصحیح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات۔ چند نسخے باقی ہیں قیمت	۸ر	
التنقید مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب از قلم فاضل راجیکی۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب	۴ر	۱ر
مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرت سری		

نام کتاب	اصلی	رعایتی
نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی امرتسری کے مسلمات خدا نے **بر مسلمات ثنائی** جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدس کے اصلی خط کا عکس اُتار کر شامل کیا گیا ہے نایاب	۴ر	۲ر
چودھویں صدی کا یہودی مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	۳ر	۱۰ر
بحر حقیقت محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب	۴ر	۱۰ر
تنقید صحیح فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب دوسرا بہاء اللہ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۴ر ۱ر ۱ر	۸ر

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تار پیڈو۔ چھوت چھات کے متعلق یہ رسالہ ہے جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے	۰۲ر	۱ر
ویدک توحید کا آئینہ دیکھنے کے قابل ہے رد آریہ سماج کے لئے۔	۲ر	۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا ہے۔ قابل دید	۱ر	۰ر
اظہار الحق ایک احمدی لڑکے کا نکاح ایک غیر احمدی عورت سے ہوا تھا۔ اس کا مقدمہ لمبے عرصہ تک ریاست بہاولپور میں رہا ہے۔ اس مقدمہ میں جو تحریری بیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اور مخالف فریق کے پیش کردہ وجوہات کفر کی تردید کا مکمل طور پر عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس نام سے شائع ہوا ہے۔ ہر احمدی کے مطالعہ کے قابل ہے	۱۰ر	۸ر
فتنہ احرار اور گورنمنٹ احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے۔ مع واقعات احراری کانفرنس قادیان	۱۲ر ۳ر	۸ر ۱ر

(منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَصِیَّتیں

نمبر ۴۰۱۹ منکہ محمد اسمٰعیل ولد حسین الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن آڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک مکان رہائشی کچا رقبہ ۹ مرلے واقع موضع آڑہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ -/-/۸۰۰ روپیہ ہے۔ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میں ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں وارڈر ہوں۔ اس عہدہ پر مجھے اس وقت مبلغ بتیس ۳۲ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں ریزرو سٹ ہوں۔ جس کے عوض میں مجھے سات روپے ماہوار ملتے ہیں۔ لیکن یہ تنخواہ ماہوار وصول نہیں ہوتی۔ بلکہ سال میں ایک دفعہ بوقت حاضری تقسیم ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت میری وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ محمد اسمٰعیل وارڈر ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی۔ بقلم خود۔

گواہ شد۔ قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ ایم۔ اے ایاز انسپکٹر وصایا۔ ضلع راولپنڈی۔

نمبر ۴۴۴۶ منکہ قادر بخش ولد حاجی محمد بخش قوم کمہار پیشہ پٹواری عمر ۳۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بستی رندان مرضع گولیوال ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) زمین زرعی ۲۴ بیگھ بمشترکہ کھاتہ دیگر ہمسر برادران واقع موضع گولیواہ ورکھ گولیواہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان۔ اس میں سے میرا حق چھ بیگھ زمین ہوگا۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس کی پیداوار ہر فصل پر بحساب ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس چھ بیگھ زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ۔ اس جگہ ۶ بیگھ زمین کی قیمت -/۵۰ بیگھ کے حساب سے -/۳۰۰ اس وقت ہوتی ہے اگر میں اپنی زندگی میں اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی -/۳۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو انجمن مذکور کو اس متروکہ زرعی جائداد سے کوئی واسطہ نہ ہوگا۔

میرا گذارہ مذکورہ بالا جائداد کی پیداوار پر نہیں بلکہ تنخواہ پر بھی ہے۔ جو اس وقت ۵۰ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے ورثاء میری اس وصیت پر کاربند ہونگے۔

العبد۔ قادر بخش ولد حاجی محمد بخش قوم کمہار ساکن بستی رندان موضع گولیواہ ڈاک خانہ کوٹ چھٹہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان حال پٹواری بقلم خود

گواہ شد۔ سربلند سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم ولد شیخ صدرالدین قوم ککے زئی ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ حال ڈیرہ غازیخان۔

نمبر ۴۴۵۲ منکہ محمد اکرم خان غوری ولد خان عبدالحمید خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۳۳ء ساکن کرنال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۶۱ شلنگ کے قریب ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام

العبد۔ محمد اکرم خان غوری پوسٹ بکس ۶۳۲ نیروبی مشرقی افریقہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف احمدی پوسٹ بکس ۷۱۳ نیروبی مشرقی افریقہ

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال نیروبی۔

نمبر ۴۴۵۵ منکہ عبداللہ احمدی ولد محمد دین قوم قانون گو پنشنر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن گورالی تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ پنشن ماہوار -/۷۵/۴ ٹلنگ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور بھی ماہوار آمد جس کی میں تعیین نہیں کر سکتا۔ میں اپنی تمام آمدنی کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

العبد۔ (ڈاکٹر) عبداللہ احمدی پوسٹ بکس ۲۹۰ نیروبی مشرقی افریقہ بقلم خود۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ نیروبی۔ گواہ شد۔ عمرالدین احمدی ولد محمد بخش پسوال ضلع گجرات حال وارد نیروبی محاسب انجمن احمدیہ۔

نمبر ۴۴۵۸ منکہ محمد عثمان ولد میاں احمد صاحب قوم تھہیم جٹ پیشہ ملازمت سرکاری عمر تقریباً پچاس سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۱ء ساکن توسہ شریف حال ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۱/۳۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(الف) ایک مکان سکنی ۴۳ بلاک ٹی شہر ڈیرہ غازیخان میں مالیتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت -/۷۰ ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ تا حین حیات خود اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ دیتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر میری متروکہ میں سے دسویں حصہ کی مالیت صدر انجمن احمدیہ مذکور کی ہوگی۔ سوائے اس صورت کے کہ میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا دسواں حصہ انجمن مذکور کو ہبہ کر دوں۔ یا اس کی قیمت بازاری ادا کر دوں۔ میری اس وصیت کے میرے ورثاء اور قائم مقام پابند ہوں گے۔ فقط

المعبد۔ محمد عثمان مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان ولد میاں احمد صاحب مرحوم تھہیم جٹ حال ساکن ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ شیخ محمد ابراہیم ولد شیخ صدرالدین احمدی ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ اعظم علی سب جج ڈیرہ غازیخان

نمبر ۴۴۵۹ منکہ غلام رسول ولد میاں اللہ دتا قوم چغتہ پنشنر جوڈیشل محرر عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اوّل۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل موجود ہے (۱) ایک مکان سکنی رہائشی مالیتی -/۶۰۰ روپیہ (۲) حقوق پٹہ داری متعلقہ تقریباً ۱۴ بیگھہ اراضی واقعہ موضع رکھ چھورٹہ کوٹ ہیبت تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان مالیتی -/۲۰۰ روپیہ۔

دوم۔ میرا گذارہ صرف جائداد کی آمد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار پنشن پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۹ روپے ماہوار ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ تا حین حیات خود اپنی آمد پنشن اور جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن مذکور کو ادا کرتا رہوں گا۔

سوم۔ جائداد (۲) بالا قواعد سرکاری کی رو سے قابل انتقال نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اپنی زندگی میں اس جائداد کی قیمت کا دسواں حصہ جو کہ -/۲۰ روپے بنتا ہے۔ ادا کرتا رہوں گا۔

چہارم۔ میرے خاندانی حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ میری وفات کے بعد جائداد (۲) بالا سے انجمن مذکور کو اپنا حصہ لینا مشکل ہوگا۔ اس لئے مجھے اپنی زندگی میں اس جائداد کی قیمت کا دسواں حصہ جو کہ -/۶۰ روپیہ بنتا ہے۔ اپنی حین حیات میں ادا کرنا ہوگا۔

العبد۔ غلام رسول بقلم خود۔

گواہ شد۔ سربلند اہلمد صدر بنچ ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ اعظم علی سب جج ڈیرہ غازیخان۔

نمبر ۴۴۶۰ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۱/۳۵ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور قیمتی -/۱۵۰ روپیہ مہر -/۷۰۰ روپیہ۔ کل -/۸۵۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ وصیت کردہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے۔ فقط۔ العبد۔ حمیدہ بیگم۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل خان کاٹھ گڑھی محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم خان کاٹھ گڑھی کارکن بیت المال۔ کاتب الحروف۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۵۵۲ منکہ مہاشہ محمد عمر ولد پنڈت دھنی رام قوم برہمن عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۲ء قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۴ ۱۱/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل قادیان

گواہ شد۔ عبدالرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

گواہ شد۔ کرم داد خان انسپکٹر وصایا قادیان

نمبر ۴۱۲۷ منکہ ظفر محمد ولد فتح محمد مرحوم قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی مندرانی حال قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۹ ۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت میری ماہوار آمد کل -/۵۸ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا پندرہ فی صدی مطابق زندگی وقف کنندگان داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ظفر محمد مولوی فاضل قادیان ۱۴ ۲/۳۴

گواہ شد۔ عطا محمد محرر دعوۃ وتبلیغ قادیان۔

گواہ شد۔ مرزا برکت علی احمدی بقلم خود۔

نمبر ۳۳۱۳ منکہ عبدالرحمن ولد محمد حسن مرحوم قوم اخون بنی اسرائیل کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی موضع کوریل تحصیل ناسنور شوپیاں تحصیل کولگام ضلع سری نگر کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۹/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

موجودہ جائداد اس وقت کچھ نہیں۔ میری تنخواہ ۱۵/- ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اور میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور بصورت ہونے ترقی تنخواہ متذکرہ شرح حصہ وصیت داخل خزانہ کیا کروں گا۔ اور بوقت وفات جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد۔ عبدالرحمن موصی۔ گواہ شد۔ عبدالواحد مبلغ کشمیر۔ گواہ شد۔ عبدالجبار احمدی برادر موصی۔

نمبر ۳۵۸۷ منکہ میر عبداللہ خان ولد نواب خان قوم کشمیری عمر ۳۳ سال۔ بیعت تقریباً ۱۲ ۷/۱۲ سکنہ ڈھوک کریانہ ڈاکخانہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ کمترین اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ جس پر کہ گذارہ ہے ادا کرتا رہوں گا۔ میری جائداد فی الحال اس وقت تک کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ میر عبداللہ ساکن ڈھوک کریانہ۔

گواہ شد۔ شیخ خلیل الرحمن احمدی متصل ڈاکخانہ شہر جہلم۔ گواہ شد۔ سیف علی احمدی سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات۔

نمبر ۳۳۷۲ منکہ صدرالدین ولد پھلو ساکن ککرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۱۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

قریباً اکیس کنال زمین واقع موضع ککرالی ضلع گجرات۔

العبد۔ صدرالدین بقلم خود۔

گواہ شد۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس کھاریاں۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین۔ فیروزپور۔

نمبر ۲۰۳۷ منکہ محمد اعظم ولد غلام علی قوم شیخ انصاری ساکن تھہ غلام نبی حال قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۵ ۵/۲۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۸ کنال ملکیت خود بلاشراکت غیرے واقعہ موضع پنڈوری بنسیاں ضلع گورداسپور متعلقہ چاہ باغ والا قیمتی تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے

العبد۔ محمد اعظم موصی بقلم خود۔

گواہ شد۔ سنری قطب الدین بھیروی حال مہاجر قادیان بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ بوتالوی منشی محکمہ نہر سرگودھا حال قادیان بقلم خود۔

نمبر ۱۸۴۸ منکہ امام دین ولد گلاب دین قوم ککے زئی ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱ ۱/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

(۲) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد وزیورات وغیرہ قیمتی -/۱۵۰۰ روپیہ و مکان واقعہ سمبڑیال قیمتی -/۱۳۰۰ روپیہ کل -/۲۸۰۰ روپے کی مالیت ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ مبلغ -/۲۸۰ میرے مرنے کے بعد میری جائداد سے وصول کئے جائیں۔ میرے ورثاء کا فرض ہوگا۔ کہ اول اس وصیت کردہ روپے کو پورا کرے۔ پھر باقی جائداد کو تقسیم کرے۔ اگر میرے اس وصیت کردہ کے سوا کوئی اور جائداد ہوگی تو اس کی نسبت بھی یہی وصیت ہوگی۔

(۳) میری نعش میرے ورثاء قادیان دارالامان میں بہشتی مقبرہ میں پہنچانے کا انتظام کریں۔ اور جو خرچ اس پر ہو وہ میری جائداد سے وصول کیا جائے۔ لہذا وصیت کردیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔

نوٹ۔ میں یکم مئی ۳۵ء سے اپنی آمدنی کی بھی یعنی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ سالانہ حساب کرکے سالانہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد۔ امام دین احمدی ولد گلاب دین قوم ککے زئی ساکن سمبڑیال تحصیل ڈسکہ۔

گواہ شد۔ محمد سراج الحق نعمانی بخطہ سرساوی حال قادیان دارالامان۔

گواہ شد۔ احمد حسین فریدآبادی تاجر کتب قادیان دارالامان بقلم خود۔

نمبر ۳۲۹۹ منکہ محمد یوسف خان ولد ڈاکٹر یعقوب خان صاحب پٹھان پیشہ تبلیغ بیعت ۱۹۰۳ء عمر ۳۰ سال سکنہ جہلم حال ۴۰ ۲۰ Rose Street P ittsburgh PO

امریکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ مورخہ ۹ ۸/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف دو کنال زمین قادیان میں ہے۔ میں تبلیغ کے علاوہ اپنے گذارہ کیلئے تجارت بھی کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد یوسف خان حال پیٹسبرگ امریکہ۔

گواہ شد۔ احمد حیات خان ولد ڈاکٹر یعقوب خان صاحب احمدی جہلم۔

گواہ شد۔ محمد فضل خان چنگوی ساکن چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

درخواست ناظرین فاروق سے قوی امید ہے کہ وہ ضرور اس مجاہد (فاروق) کی مدد فرمائینگے۔ اور جس طرح بھی ہوسکے گا ایک ایک خریدار دیکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ والسلام (ایک ہمدرد فاروق)

تبلیغ رسالت!

مکمل دس جلد

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو حضور نے ۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک بطور اتمام حجت وقتاً فوقتاً غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے لئے شائع کئے وہ اس زمانہ میں بالکل نایاب ہوچکے ہیں کیونکہ اشتہاروں کو کوئی شخص محفوظ نہیں کرتا۔ پڑھ کر پھینک دیتے یا پھاڑ دیتے ہیں۔ لیکن یہ اشتہارات ایسے نہیں جیسے معمولی دوا فروشوں اور کتابوں وغیرہ کے تجارتی اشتہارات ہوتے ہیں۔ ان اشتہارات کے ذریعہ خدا کے مسیح جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنی رسالت کی تبلیغ جس حد تک کی ہے اس کی نظیر گذشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ حضورؑ نے جس تحدی اور قوت روحانی وایمانی ویقینی سے حق کا پیغام دنیا کے ہر مذہب وملت کو پہنچایا ہے وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان تمام اشتہارات کو لگاتار چودہ سال کی محنت سے تلاش کرکے بہم پہنچایا اور خدا کے فضل سے ان سب کو کتابی صورت میں محفوظ کردیا۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اور ہمارے زمانہ کے اکثر احباب بھی ان سے محروم نہ رہیں۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے مجھے اس خزانہ کو اکٹھا کرکے محفوظ کردینے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اشتہارات دس جلدوں میں مکمل کردیئے ہیں مکمل جلدیں چند ہی باقی ہیں۔ شائقین جلد منگالیں ورنہ پھر ان کا ملنا محال ہوگا۔ دس جلدوں کی اصل قیمت لہ ۸ ہے۔ مگر رعایتی صرف ایک ماہ کیواسطے آٹھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ بذریعہ وی پی پتہ ذیل سے طلب کریں۔

منیجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب